بسم اللہ الرحمن الرحیم
الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون
تذکرۃ الاولیاء
حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ
کی شہرہ آفاق تصنیف کا اردو ترجمہ
الفاروق بک فاؤنڈیشن لاہور

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَ لَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ

سُنو! بے شک

اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے

حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

کی شہرۂ آفاق تصنیف کا اُردو ترجمہ

الفاروق بک فاؤنڈیشن لاہور

نام کتاب	----------	تذکرۃ الاولیاء
ناشر	----------	الفاروق بک فاؤنڈیشن
تعداد	----------	ایک ہزار
سال اشاعت	----------	مئی 1997ء
طابع	----------	اے این اے پرنٹرز
قیمت	----------	۱۰۵ روپے

ملنے کا پتہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا گنج بخش روڈ لاہور۔ فون : 7221953

9۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور۔ فون : 7225085-7247350

۴۹۔ حضرت ابو محمد رویمؒ — 239
۵۰۔ حضرت ابن عطاءؒ — 240
۵۱۔ حضرت ابن داؤد ورقیؒ — 244
۵۲۔ حضرت یوسف اسباطؒ — 245
۵۳۔ حضرت ابو یعقوب بن اسحٰق نہرجوانؒ — 246
۵۴۔ حضرت شمنون محبؒ — 248
۵۵۔ حضرت ابو محمد مرتعشؒ — 249
۵۶۔ حضرت ابو عبداللہ محمد بن فضلؒ — 251
۵۷۔ حضرت شیخ ابو الحسن بوشنجیؒ — 252
۵۸۔ حضرت شیخ محمد علی ترمذیؒ — 253
۵۹۔ حضرت ابو وراقؒ — 257
۶۰۔ حضرت عبداللہ منازلؒ — 259
۶۱۔ حضرت علی سہل اصفہانیؒ — 260
۶۲۔ حضرت شیخ خیر نساجؒ — 261
۶۳۔ حضرت ابو حمزہ خراسانیؒ — 263
۶۴۔ حضرت احمد مسروقؒ — 264
۶۵۔ حضرت عبداللہ احمد مغربیؒ — 265
۶۶۔ حضرت ابو علی جرجانیؒ — 266
۶۷۔ حضرت شیخ ابو بکر کتانیؒ — 267
۶۸۔ حضرت عبداللہ خفیفؒ — 270
۶۹۔ حضرت ابو محمد حریریؒ — 275
۷۰۔ حضرت حسین منصور حلاجؒ — 277
۷۱۔ حضرت ابو بکر واسطیؒ — 286
۷۲۔ حضرت ابو عمرو نخیلؒ — 296
۷۳۔ حضرت جعفر جلدیؒ — 298
۷۴۔ حضرت شیخ ابو الخیر قطعؒ — 299
۷۵۔ حضرت ابو عبداللہ محمد بن حسینؒ — 301
۷۶۔ حضرت ابو اسحٰق بن شہریار گارزونیؒ — 301
۷۷۔ حضرت ابو الحسن خرقانیؒ — 308
۷۸۔ حضرت ابو بکر شبلیؒ — 340
۷۹۔ حضرت ابو نصر سراجؒ — 353
۸۰۔ حضرت شیخ ابو العباس قصابؒ — 354
۸۱۔ حضرت اسحٰق بن احمد خوارصؒ — 356
۸۲۔ حضرت ممشاد دینوریؒ — 364
۸۳۔ حضرت ابو اسحٰق ابراہیم شیبانیؒ — 367
۸۴۔ حضرت ابو بکر صیدلانیؒ — 369
۸۵۔ حضرت ابو حمزہ محمد بن ابراہیم بغدادیؒ — 370
۸۶۔ حضرت شیخ ابو علی دقاقؒ — 372
۸۷۔ حضرت شیخ ابو علی ثقفیؒ — 381
۸۸۔ حضرت ابو علی احمد رودباریؒ — 382
۸۹۔ حضرت شیخ ابو الحسن جعفریؒ — 384
۹۰۔ حضرت شیخ ابو عثمان مغربیؒ — 386
۹۱۔ حضرت شیخ ابو العباس نہاوندیؒ — 390
۹۲۔ حضرت عمرو ابراہیم زجاجیؒ — 391
۹۳۔ حضرت شیخ ابو الحسن صائغؒ — 391
۹۴۔ حضرت ابو القاسم نصر آبادیؒ — 392
۹۵۔ حضرت ابو الفضل حسن سرخسیؒ — 397
۹۶۔ حضرت ابو العباس سیلویؒ — 399

یعنی قیامت میں حضرت آدم اس بات پر فخر کریں گے کہ میں ان کی اولاد میں ہوں اور حضور اکرمؐ کی آنکھیں اس چیز سے ٹھنڈک حاصل کریں گی کہ میں ان کی امت میں ہوں۔ فرمایا کہ حشر میں تمام پرچموں سے زیادہ بلند میرا پرچم ہو گا اور جب تک حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت موسیٰؑ تک میرے پرچم تلے نہیں آ جائیں گے میں باز نہیں آؤں گا۔ حضرت مصنف فرماتے ہیں کہ یہ قول بھی اسی قول کی طرح ہے جیسا کہ ہم پہلے حضرت بایزید بسطامی کا قول نقل کر چکے ہیں کہ میرا پرچم حضرت موسیٰؑ کے پرچم سے بڑا ہے۔ فرمایا میرے زہد کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ میں نے ہاتھ میں بیلچہ لئے ہوئے بحر غیب کے ساحل پر ایک بیلچہ مارا، تو عرش سے تحت الثریٰ تک ہر شے کو منہدم کر دیا پھر دوسرا بیلچہ مارا تو کچھ بھی باقی نہ رہا یعنی پہلے ہی اقدام میں تمام چیزیں میرے سامنے سے ہٹ گئیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ محشر میں ایک جماعت کو جنت میں اور دوسری کو جہنم میں بھیج کر دونوں کو دریائے غیب میں غرق کر دے گا۔ فرمایا کہ جہاں اللہ تعالیٰ کا قیام ہے وہاں ارواح کے سوا کسی کا گزر ممکن نہیں بعض لوگوں نے پوچھا کہ قیامت میں جب تمام لوگ فردوس و جہنم میں جا چکے ہوں گے تو جواں مرد کہاں ہوں گے؟ فرمایا کہ جوانمردوں کے لئے دنیا و عقبیٰ میں جگہ نہیں۔

حالات۔ کسی نے خواب میں قیامت کو دیکھا اور ہر سمت آپ کی جستجو میں پھرنے کے باوجود کہیں آپ کا پتہ نہیں چلا پھر بیداری کے بعد جب اس نے آپ سے مفصل خواب بیان کیا تو فرمایا کہ بو دونا بو د کو تم وہاں کیسے پا سکتے تھے کیونکہ میں تو خدا سے یہ پناہ طلب کرتا رہتا ہوں کہ لوگ مجھے قیامت میں پا سکیں۔ یعنی خدا تعالیٰ مجھ کو ایسا نیست کر دے کہ قیامت میں بھی اس کے سوا مجھے کوئی نہ دیکھ سکے۔

ایک مرتبہ آپ تنہائی میں عبادت کر رہے تھے تو مسجد میں موذن نے قد قامت الصلوٰۃ کہا اور آپ نے جواب میں فرمایا کہ یہاں سے اٹھ کر خدا کی بارگاہ میں آنا میرے لئے دشوار ہے لیکن جب شریعت کا خیال آیا تو مسجد میں جا کر با جماعت نماز ادا کر لی۔

باب۔ ۸۱

حضرت ابو اسحٰق ابراہیم بن احمد خواص رحمتہ اللہ علیہ کے حالات و مناقب

تعارف۔ آپ طریقت و حقیقت کے سرچشمہ اور تجرید و توحید کے منبع و مخزن تھے اور آپکا شمار عظیم ترین بزرگوں میں ہوتا تھا اسی وجہ سے آپ کو رئیس المتکلمین کہا جاتا تھا۔ آپ حضرت جنیدؒ بغدادی اور حضرت

مخلوق سے کسی قسم کی توقعات وابستہ نہیں کرتا۔

حیات کے آخری حصہ میں ایک مرتبہ آپ رے کی مسجد میں تشریف فرماتھے کہ یکایک پیچش شروع ہوگئی اور اس میں اس قدر اضافہ ہوا کہ آپ دن میں ساٹھ مرتبہ رفع حاجت کے لئے جاتے اور ہر مرتبہ غسل کر کے دو رکعت نماز ادا کرتے اور جب لوگوں نے پوچھا کہ کیا کسی چیز کو آپ کی طبیعت چاہتی ہے تو فرمایا کہ بھنی ہوئی کلیجی کی خواہش ہے۔ یہ کہہ کر آپ نے غسل کیا اور انتقال فرماگئے اور جس وقت لوگوں نے آپ کی میت کو مسجد سے ایک مکان میں منتقل کر دیا تو ایک بزرگ نے تشریف لاکر آپ کا تکیہ اٹھاکر دیکھا جس کے نیچے روٹی کا ایک ٹکڑا رکھا ہوا تھا یہ دیکھ کر ان بزرگ نے فرمایا کہ یہ اگر روٹی کا ٹکڑا نہ بر آمد ہوتا تو میں نماز جنازہ نہ پڑھتا۔ کیونکہ اگر یہ صورت نہ ہوتی تو میں یہ سمجھتا کہ آپ کا انتقال محض توکل ہی پر ہوا ہے اور توکل سے اگلا مقام رد توکل آپ کو حاصل نہیں ہوسکا جب کہ ہر صوفی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ تمام مراتب حاصل کرے نہ یہ کہ صرف ایک صفت پر ایسا جم جائے کہ دوسری صفات سے محروم رہ جائے۔

کسی بزرگ نے آپ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ فرمایا کہ گو میں نے دنیا میں بہت زیادہ عبادت کے ساتھ ساتھ توکل بھی اختیار کیا لیکن انتقال کے وقت چونکہ میں باوضو تھا اس لئے مجھے توکل و عبادت کا اجر کے ساتھ طہارت کے صلہ میں وہ اعلیٰ وارفع مرتبہ عطا فرمایا گیا جس کے سامنے جنت کی تمام نعمتیں ہیچ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابراہیم یہ مرتبہ تیری طہارت و پاکیزگی کے صلہ میں عطا کیا گیا ہے کیونکہ ہماری بارگاہ میں پاکیزہ و باطہارت افراد سے زیادہ کسی کو کوئی مرتبہ حاصل نہیں ہوتا۔

باب - ۸۲

حضرت ممشاد دینوری رحمتہ اللہ علیہ کے حالات و مناقب

تعارف: آپ اپنے زہد و تقویٰ کے اعتبار سے عدیم المثال تھے۔ اور کثیر مشائخ کی فیض صحبت حاصل کرنے کی وجہ سے عوام آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے مورخین کے قول کے مطابق آپ کا انتقال ۲۹۹ھ میں ہوا۔

حالات: آپ ہمہ وقت اپنی خانقاہ کا دروازہ بند رکھتے تھے اور کسی کو اندر داخلہ کی اجازت نہیں تھی اور اگر کوئی دروازے پر دستک دیتا تو پہلے آپ یہ دریافت فرماتے کہ تم مسافر ہو یا مقیم ہو؟ اگر کوئی کہتا کہ میں مسافر ہوں تو دروازہ کھول دیتے اور جب تک وہ آپ کے پاس قیام کرتا تو آپ نہایت خاطر و مدارت سے پیش آتے لیکن اگر